السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال : ...(۱) بعد نماز جنازہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا، اوراس خیال کہ اس وقت لوگ بہت جمع ہیں، قل یا درود شریف پڑھ کر بخشنا شرعاً جائز ہے، یا نہیں مع حوالہ کتاب جواب باصورت سے مشرف فرمادیں؟

میت کو دفن کرکے قبر بنا کر ایک شخص سر کی طرف اپنی انگلی سبابہ قبر میں گاڑ کر سورہ بقرہ کا اول پڑھتا ہے، دوسرا پاؤں کی طرف اسی طرح سورہ بقرہ کا آخر پڑھتا ہے، یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (۲)

میت کے لیے اسقاط کرنا یا کرانا، اور جو کچھ اس میں نقد اور غلہ اور قرآن شریف وغیرہ لے کر آپس میں ایک دوسرے کی ملک کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ جو کچھ میت نے اللہ کے حق میں قصور کیا ہے، یہ اس کا جیرہ ہے، (۳) میت کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے، اور پھر خود ہی کھا پی لیتے ہیں، یا مزدوروں یعنی میت کے کارکنندوں، غسالوں، وقبر کندوں وغیرہ کو دے دیتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور کسی نے اس کو صراحۃً بھی منع لکھا ہے، یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امور مذکورہ در سوالات ثلاثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام وائمہ اسلام سے ثابت نہیں جو ام قرون خیر سے باوجود داعی (۱) وعدم مانع ثابت نہ ہو، وہ داخل بدعت ہے۔

یعنی جس کام کا باعث موجود ہو، اور مانع کوئی نہ ہو۔ (۱)

((خَیرُ الھدی ھدیُ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشر الامور محدثا تھا وکل محدثة بِدعَة وکل بدعة ضلالة))

(سب طریقوں سے بہتر طریقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، اور سب کاموں سے برے کام وہ ہیں جو نئے ہوں اور ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی۔ ۱۲'' (عبدالودود عفی عنہ''

ہاں، عبداللہ بن عمر سے فقط پڑھنا، اول سورہ بقرہ کا میت کے سر کی طرف اور آخیر سورہ بقرہ کا میت کے پاؤں کی طرف ثابت ہے، مگر کیفیت مذکورہ در سوال کا ثبوت نہیں۔

(حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفا اللہ عنہما) (فتاوی غزنویہ ص ۱۰۲)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 203

محدث فتویٰ